Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱/-

یوم جمعہ ۵ رصفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۳ رتبوک ۱۳۳۴ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۲۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت بہتر ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی

حضور مجلس میں تشریف رکھ کر ایک گھنٹہ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے

ربوہ ۲۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کراچی سے ۲۰ ستمبر کو ساڑھے چار بجے شام تار دیتے ہیں کہ:-

”حضرت صاحب کی صحت بہتر ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ اور مجلس میں تشریف رکھ کر قریباً ایک گھنٹہ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھی جائے۔“

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل سے اعصابی بے چینی میں کسی قدر اضافہ ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی کچھ زیادہ ہے۔ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

مارشل بلگانن کو افغانستان آنے کی دعوت

کابل ۲۲ ستمبر۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن کو افغانستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ نومبر یا دسمبر میں ہندوستان جاتے ہوئے یا واپسی پر کابل جائیں گے۔ وہ پہلے روسی وزیر اعظم ہیں جنہیں افغانستان نے اپنے ہاں مدعو کیا ہے۔

فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل

خاص ہدایات لے کر رباط پہنچ گئے

رباط ۲۲ ستمبر۔ مراکش میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل ڈی لاطور اصلاحات کے نئے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق حکومت فرانس کی خاص ہدایات لے کر پیرس سے رباط پہنچ گئے ہیں۔ وہ مراکش کے موجودہ سلطان سدی مولائے بن عرفہ کو تخت سے دستبردار ہونے کی ترغیب دیں گے۔ تاکہ تین ارکان پر مشتمل ریجنسی کونسل قائم کی جا سکے۔ بعض قبائلی سردار جو سلطان کے حامی ہیں پہلے ہی رباط پہنچ گئے ہیں تاکہ وہ سلطان پر دباؤ ڈالیں کہ وہ تخت سے دستبردار نہ ہوں۔

— تونس ۲۲ ستمبر۔ تونس میں کل سے عام محاصرے کی حالت ختم کر دی گئی ہے۔

مراکش کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا

قبرص کے مسئلہ کو ملتوی کرنے کا فیصلہ

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی راہبر کمیٹی نے مراکش کے مسئلہ کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ فرانسیسی نمائندے نے صرف الجزائر کی شمولیت پر اعتراض کیا۔ ایجنڈے میں جو دوسرے اہم مسائل شامل کئے گئے ہیں۔ ان میں نسلی گروہ بندی تخفیف اسلحہ۔ ایٹمی قوت کا پرامن استعمال اور کوریا کی جنگ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سیاسی معاملات شامل ہیں۔ رہبر کمیٹی نے قبرص کا مسئلہ ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قبرص کی شمولیت کے خلاف ۴ اور حق میں چار ووٹ آئے۔ چار ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ قبرص کا مسئلہ اس لئے شامل نہیں کیا گیا۔ کہ اس کی شمولیت سے بحیرۂ روم کا مسئلہ چھڑ جائے گا۔

نیا دستور جلد سے جلد بن جانا چاہیئے

کراچی ۲۲ ستمبر۔ وزیر قانون مسٹر اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے کہا ہے کہ ملک کا دستور جلد سے جلد بن جانا چاہیئے۔ تاکہ لوگوں کی توانائی اور صلاحیتوں کو تعمیری کاموں میں لگایا جا سکے۔ وہ کراچی بار ایسوسی ایشن کے ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا مجلس دستور ساز کا فرض ہے۔ کہ وہ ایک ایسا آئین تیار کرے جو عوام کی خواہشات کے مطابق ہو۔ آپ نے کہا دو احتیاطیں ضروری ہیں۔ اول یہ کہ جلدی میں کوئی ایسی دفعہ شامل نہ کی جائے۔ جو غیر ضروری اور غیر جمہوری ہونے کے باعث بعد میں مضرت رساں ثابت ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسی دفعہ شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ جو بعد میں ضروری معلوم ہو۔

— کراچی ۲۲ ستمبر۔ معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کے افسروں کا اجلاس پیر سے کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ جو اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔

جمال سالم کا عزم لاہور

کراچی ۲۲ ستمبر۔ مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم جو آجکل پاکستان کے دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آج صبح لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں سے پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

ارجنٹائن میں باغی فوجوں کے کمانڈر جنرل لونارڈی آج صدارت کے عہدے کا حلف اٹھائیں گے

بیونس آئرز ۲۲ ستمبر۔ ارجنٹائن میں کامیاب باغی فوجوں کے کمانڈر جنرل لونارڈی آج صدر کے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں۔ کل ارجنٹائن کے فوجی حکام نے عارضی صلح کی تمام شرطوں کو منظور کر لیا تھا باغی فوجوں کی ایات شرط انہوں نے منظور نہیں کی۔ جو سابق صدر پیرون کی حوالگی سے تعلق رکھتی تھی۔ صدر پیرون کو اقتدار کی گدی سے اتارنے کی ۱۶ جون کو جو ناکام کوشش کی گئی تھی۔ جنرل لونارڈی نے اس کے لیڈر کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت برطانیہ ارجنٹائن کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ کل برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ اس امر کا جائزہ لے رہا ہے کہ نئی حکومت کو کس حد تک استحکام حاصل ہونے کا امکان ہے۔

کان میں دھماکہ — ۵ آدمی ہلاک

ٹوکیو ۲۲ ستمبر۔ کل جاپان کی ایک کان میں دھماکہ ہوا۔ جس سے ۵ آدمی ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۵ء

انتخابی اصلاحات کا کمشن

(۲)

پاکستان ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ انتخابات میں مسلمانوں کی ہی اکثریت منتخب ہوگی۔ اگر یہ ملک ایک ایسے جمہوری نظام کا حامل بننا چاہتا ہے۔ جس میں مذہبی تعصب اور ذاتی عقائد دخل انداز نہ ہوں۔ بلکہ محض ملک کے مفادات بروئے کار آئیں تو یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ انتخابات کو صالح مسلمان اور غیر صالح مسلمان اور اسی قسم کے دوسرے تفرقات سے بالکل پاک رکھا جائے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے اندر تفریق و تشتت کا باعث بن کر ملک و قوم کو انتشار کا شکار بنا دیں گے۔

ذیل میں ہم تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کا ایک اور دانشمندانہ فیصلہ درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ مذہبی نعرہ بازی انتخابات میں کیا صورت اختیار کر سکتی ہے۔ فاضل ججان مختلف علماء کی لفظ "مسلم" کی مختلف تعریف کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:-

"ان متعدد تعریفوں کو جو علماء نے پیش کی ہیں۔ پیش نظر رکھ کر کیا ہماری طرف سے کسی تبصرے کی ضرورت ہے؟ بجز اس کے کہ دین کے کوئی دو عالم بھی اس بنیادی امر پر متفق نہیں ہیں۔ اگر ہم اپنی طرف سے "مسلم" کی کوئی تعریف کر دیں۔ جیسے ہر عالم دین نے کی ہے۔ اور وہ تعریف ان تعریفوں سے مختلف ہو جو دوسروں نے پیش کی ہیں۔ تو ہم کو متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اگر ہم علماء میں سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کر لیں تو ہم اس عالم کے نزدیک تو مسلمان رہیں گے۔ لیکن دوسرے تمام علماء کی تعریف کے رو سے کافر ہو جائیں گے۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو صفحہ ۲۳۵)

تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججان اس نتیجہ پر بہت سی تحقیقات کے بعد پہنچے ہیں۔ انہوں نے اکثر علماء سے سوالات کئے ہیں۔ اور انہیں مسلم کی صحیح تعریف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا ہے۔

اگر ہم اس نتیجہ پر غور کریں۔ جو تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے نکالا ہے۔ تو صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ اگر انتخابات میں اسلام کے نام پر نعرہ بازی کی اجازت دی گئی۔ تو صرف مسلم کی اپنی تعریف کے مطابق ہر پارٹی جس کی بنیاد مذہبی عقائد پر ہوگی۔ اپنے سوا تمام دوسری پارٹیوں کو خارج از اسلام بتائے گی۔ اور بچارے عوام اس مینار بابل میں پریشانی کا شکار ہو جائیں گے۔ جہاں ہر ایک اپنی اپنی بولی بول رہا ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ مختلف مذہبی ٹولیاں باہم دست و گریباں ہونے تک نوبت پہنچا دیں۔ جس کے سنبھالنے کے لئے ارباب نظم و نسق کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

اس سے ثابت ہے۔ کہ اگر انتخابی اصلاحات کے کمشن نے انتخابات میں مذہبی نعرہ بازی کو روکنے کے لئے کوئی موثر تجویز پیش نہ کی۔ تو حلقہ حلقہ میں اہلحدیث۔ حنفی۔ شیعہ اور بریلوی اور دیوبندی فرقوں کے اکھاڑے جم جائیں گے۔ اور فرقہ پرستانہ دھڑا بندی انتخابات کا حقیقی مقصد ہی فوت کر کے رکھ دیگی۔

آج کل فرقہ دارانہ اخبارات کے مطالعہ سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو سکتا ہے۔ کہ آج جبکہ کوئی ایسا معاملہ درپیش نہیں ہے۔ مختلف فرقوں کا یہ عالم ہے کہ ایک دوسرے پر ذرا ذرا سے دینی فرق پر جھگڑتے ہو رہے ہیں۔ جب انتخابات کا کوئی سی معاملہ درپیش ہوا۔ تو یہ مذہبی دھڑا بندی کیا رنگ اختیار کر سکتی ہے۔

یہاں بعض سطحی نگاہ رکھنے والے شاید یہ کہیں گے۔ کہ جس بات کے اندیشہ کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ایسا اندیشہ تو سیاسی دھڑا بندیوں کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ سیاسی پارٹیاں جو مختلف نظریات یا مختلف ذاتی رجحانات رکھتی ہیں۔ بڑی بڑی کامیاب جمہوریتوں میں بھی باہم گتھم گتھا ہونے سے نہیں بچتیں۔ یہ درست ہے۔ مگر سیاسی پارٹیوں میں ایسی باتوں کی موجودگی سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ دین اسلام کے اندر بھی اگر ایسی متحارب پارٹیاں موجود ہوں۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پاکستان ایک مسلمانوں کی نمایاں اکثریت کا ملک ہے۔ اگر خالص سیاسی رنگ میں یہاں باہم کشمکش ہو۔ تو اس کا اثر اسلام پر براہ راست نہیں پڑتا۔ اور نہ دین بدنام ہوتا ہے۔ اور پھر ایسی پارٹیوں میں تلخیاں بھی زیادہ نہیں ہوتیں۔ بلکہ اسلام کے وسیع اصول ایسی پارٹیوں کو متوازن رکھنے میں بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب پارٹی بازی اسلام کے اندر اور اسلام کے نام پر ہوگی۔ تو اول تو اسلام کی صفوں میں سخت انتشار کا باعث ہوگی۔ جس کی وجہ سے اسلام نہ صرف بیگانوں میں بلکہ خود اپنوں کی نظروں میں بھی نعوذ باللہ ہلکا ہو جائے گا۔

اسلام ایک مقدس دین ہے۔ جس کا تعلق ہمارے جسموں کے ساتھ ہی نہیں۔ بلکہ ہماری روحوں کے ساتھ ہے۔ وہ سیاست سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ ہماری زندگی کے نازک سے نازک جذبات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو بازیچہ گاہ سیاست میں لا کر کھوکھلی نعرہ بازی کے حوالے کر دینا ہماری پرلے درجہ کی حماقت ہوگی۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اسلام کے نام پر نعرہ بازی کو سختی کے ساتھ ممنوع قرار دیا جائے۔ اور سادہ دل عوام کو جو واقعی اسلام کے نام سے محبت رکھتے ہیں۔ ان مشکلات سے بچائے رکھا جائے۔ جن میں انتخابی اصلاحات کا کمشن لاپروائی اور بے احتیاطی سے ان کو ڈال سکتا ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے متواتر دعائیں کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک مکتوب گرامی میں اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ احباب حضور کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ ایک دوسرے کو بھی حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے رہیں۔ تاکہ اس طرح سے دہرے ثواب کو حاصل کر سکیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان اور اس کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جماعت کی تضرعات کو سنا۔ اور حضور کو صحت عطا فرمائی اب حضور کی صحت بفضلہ تعالےٰ تدریجاً ترقی کر رہی ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

وہ روحِ جماعت آپہنچا

صد شکر خدائے عز و جل وہ خضرِ طریقت آپہنچا
جو جانِ نظامِ وحدت ہے وہ روحِ جماعت آپہنچا

وہ رہبرِ میدانِ عمل وہ راہنمائے منزلِ حق
وہ باعثِ فتح و نصرتِ دیں وہ قائدِ ملت آپہنچا

وہ مہدیٔ دیں کا لختِ جگر وہ اس کی دعاؤں کا ثمرہ
وہ جانِ وفا وہ شانِ حیا وہ کانِ شرافت آپہنچا

وہ مظہرِ حق وہ فضلِ عمر جو ایک نشانِ رحمت ہے
وہ فضلِ خدا وہ نورِ ھدیٰ وہ آیۂ رحمت آپہنچا

وہ بحرِ علومِ قرآنی وہ واقفِ اسرارِ عرفاں
جو ماہرِ علمِ لدنی ہے وہ معدنِ حکمت آپہنچا

پژمردگیٔ دل دور ہوئی سب ظلمتِ غم کافور ہوئی
جو مردہ دلوں کے واسطے ہے اک صورِ قیامت آپہنچا

اے قیس جو ہے خود ماہرِ فن اور قدر شناسِ فنِ سخن
وہ روحِ فصاحت آپہنچا وہ جانِ بلاغت آپہنچا

(قیس مینائی)

بہائیوں کے "غیر مسلم اقلیت" قرار دیئے جانے کے مطالبہ پر ایک نظر

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

اوائل جولائی ۱۹۵۵ء میں مری کے مقام پر مجلس دستور پاکستان کا ایک اجلاس ہو رہا تھا۔ پاکستان کے بہائیوں کی طرف سے درخواست دی گئی کہ ہمیں "غیر مسلم اقلیت" قرار دے دیا جائے۔ اخبار "پاکستان ٹائمز لاہور" کی اشاعت ۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ بہائی نمائندہ مسٹر اے جی جوشی نے وزیر قانون سے ایک خط کے ذریعہ درخواست کی ہے کہ بہائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس کا اعلان کر دیا جائے۔ اس خبر کو پڑھ کر میں اور مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی بی۔ اے جوشی صاحب کو ملنے کے لئے ان کی جائے رہائش یعنی ایمبیسڈر ہوٹل میں پہنچے۔ مگر وہ اس وقت مری سے نتھیا گلی جا چکے تھے اس لئے ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اوائل ستمبر میں میں کراچی میں تھا۔ ۸ ستمبر کو بعد نماز عصر مسٹر جوشی صاحب ایڈووکیٹ سے ملنے کے لئے گیا۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعۃ المبشرین، مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ اور عزیزم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر مولوی فاضل بھی میرے ہمراہ تھے۔ جوشی صاحب نے دوران گفتگو کہا کہ میں نے اس اقلیت والے معاملہ سے بعض وجوہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ اب اس معاملہ میں قریشی حشمت اللہ صاحب کارروائی کر رہے ہیں۔ انہیں کے پاس سے آپ کو ہمارے خط بنام صدر دستور یہ پاکستان کی نقل بھی دستیاب ہو سکے گی۔ جوشی صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں نے آج تک "اقدس" نہیں دیکھی انہوں نے باصرار کہا کہ آپ میرے لئے شریعت اقدس اور اس کا ترجمہ مہیا کر کے ممنون کریں۔ قریباً ایک گھنٹہ کی گفتگو کے بعد ہم قریشی حشمت اللہ صاحب بہائی کے مکان پر گئے۔ ان سے ہمیں مطبوعہ خطوط مل گئے جن میں بہائیوں نے یہ درخواست حکومت پاکستان سے کر رکھی ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ چنانچہ ۷ جولائی کے مطبوعہ خط میں مندرجہ ذیل الفاظ موجود ہیں:

"The Bahais of Pakistan seek the honour and privilege of being included among the non-Muslim Minorities of the land."

پھر جوشی صاحب نے ۱۶ اگست ۱۹۵۵ء کو ممبران دستور یہ کے نام ایک "مکتوب مفتوح" میں بھی یہ مطالبہ دہرایا ہے کہ:

"The Bahais of Pakistan be declared a non-Muslim minority by the law of the land."

قریشی حشمت اللہ صاحب نے اپنے مطبوعہ بیان مورخہ ۲۲ اگست میں بھی اس مطالبہ کو دہرایا ہے بہائیوں کے بیان کے مطابق سارے پاکستان میں ان کی کل تعداد دو ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ آج تک بہائیوں کا مسلمانوں کے اندر شامل رہنا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا۔ اور اب دستور یہ پاکستان بننے کے موقعہ پر پورے اصرار سے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی پے در پے درخواست کرنا بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ بہائیوں کے اس اعلان سے ان لوگوں کی غلطی تو کھل گئی جو کہتے رہتے تھے کہ بہائی بھی مسلمانوں کا ایک حصہ ہیں۔ مگر یہ سوال حل طلب رہتا ہے کہ بہائی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور کیوں دے رہے ہیں؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ درحقیقت بہائی فائدہ پسند قوم ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی صورت میں سیاسی طور پر کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچ جائے گا۔ نیز اس مطالبہ کے مانے جانے سے پاکستان میں مسلمانوں کی طاقت کم ہو کر غیر مسلموں کی طاقت میں اضافہ ہو جائے گا اس لئے انہوں نے یہ مطالبہ پیش کر دیا ہے۔

دیانتداری کا تقاضا ہے کہ بہائی ہر جگہ اور ہر وقت اپنے آپ کو "غیر مسلم" قرار دیں۔ جب وہ اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھتے ہیں تو انہیں ہر موقعہ پر اس کا اقرار کرنا چاہیئے۔ اور یہ اعلان نہ صرف پاکستان میں ہونا چاہیئے بلکہ سب ممالک میں جہاں جہاں بہائی پائے جاتے ہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے کہ بہائیوں کی یہ روش کسی مذہبی جماعت کے لئے سزاوار نہیں ہے۔

بہائی تاریخ سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ موقعہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کے پمفلٹ "بہائی کمیونٹی" اردو مطبوعہ ۱۹۵۵ء کا ذیل کا اقتباس خاص توجہ کا مستحق ہے لکھا ہے:

"حضرت عبد البہاء کے زمانہ تک امر اللہ ایک ایسی منزل میں تھا کہ دوسرے مذہبی اداروں خاص کر اسلام سے کھلی اور نمایاں علیحدگی نہ فقط خلاف مصلحت تھی بلکہ عملی طور پر ناممکن تھی۔ مگر آپ کے صعود (وفات) سے اب تک تمام عالم بہائی میں خصوصاً مصر میں جہاں مسلم مذہبی عدالتوں نے امر اللہ کے مستقل دین ہونے کی رسمی تصدیق کر دی ہے حالات اتنے سدھر گئے ہیں کہ امر اللہ کے مستقل دین ہونے پر زور دینا نہ صرف پسندیدہ بلکہ لازمی بھی ہے۔"

(رسالہ بہائی کمیونٹی شائع کردہ بہائی پبلشنگ کمیٹی دہلی)

یہ اقتباس صاف بتا رہا ہے کہ اہل بہاء اس وقت تک مسلمانوں سے مل جل کر رہتے ہیں جب تک اسے مصلحت سمجھتے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ اب ہمارے "غیر مسلم اقلیت" قرار دیئے جانے میں ہمارا سیاسی فائدہ ہے تو یہ دعویٰ کر دیتے ہیں۔ ورنہ وہ اپنے مذہب کے "مستقل دین" کو کبھی پردہ اخفاء میں رکھتے ہیں۔ ہمیں بہائیوں کے سیاسی فائدہ سے کوئی تعرض نہیں۔ مگر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ روش کسی مذہبی جماعت اور دینی تحریک کی نہیں ہو سکتی۔ پس بہائیت کو اگر ایک سیاسی تحریک قرار دیا جائے تو مناسب ہے۔ ورنہ وہ اب مذہبی تحریک تو بہرحال نہیں ہے۔

حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم

بومِ ہستی میں گم ہوا آخر — زندگی کا حسین سیّارہ
تھم گئی ہیں خیال کی نبضیں — رُک گیا میری سوچ کا دھارا

اس غمِ بے پناہ میں اے دوست! — میری آنکھوں سے اشک جاری ہیں
جب کوئی آرزو بچھڑتی ہے — ایسے لمحے بھی کتنے بھاری ہیں

غم اگرچہ برائے غم ہی سہی — پھر بھی ہوتا ہے مستقل سا ملال
یاد رہتے ہیں عمر بھر اختر — جن سے ملتا ہے زندگی کو کمال

یہ حقیقت ہے زندگی کے لئے
لوگ جیتے ہیں موت ہی کے لئے

[illegible]

٥ عبد المنان صاحب ابن حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم

سپاس تعزیت

میرے پوتے عزیز نثار احمد بتاریخ کی رجانک مکان کی چھت گرنے سے موت واقع ہونے پر دوست احباب نے کثرت سے بذریعہ خطوط ونار اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ اور میرے قلب حزیں کو اطمینان دلانے کی سعی فرمائی ہے۔ خاکسار کو ان کا فرداً فرداً جوابی شکریہ ادا کرنا ازبس مشکل ہے۔ لہذا بندہ بذریعہ اخبار الفضل تمام دوست احباب و اقرباء کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بہترین نعم البدل بخشے۔ آمین

پیرزادہ فیض عالم ہاشمی مالک اعجاز جنرل اسٹور فیض منزل گڈنگی ضلع گجرات

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کراتی ہے

حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب مرحوم

(از عباداللہ صاحب گیانی)

حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ میں قادیان تشریف لائے اور پھر وہیں کے ہو گئے۔ آپ ایک نہایت رحم دل اور غریب پرور انسان تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کے لئے آپ کے دل میں بہت ہمدردی تھی۔ دوسرے کے دکھ کو اپنا دکھ تصور کرتے تھے۔ اپنے ماتحتوں سے آپ کا سلوک ہمیشہ شفقت اور محبت کا رہا ہے۔ مجھے حضرت مولوی صاحب مکرم سے ۱۹۳۷ء سے جب کہ آپ نظارت بیت المال سے تبدیل ہو کر ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر ہوئے اب تک تعلق رہا ہے۔ اور اس لمبے عرصہ میں مجھے آپ کو قریب سے دیکھنے کے کئی کئی مواقع میسر آئے۔ آپ کی گفتار اور کردار سے ہمیشہ نیکی اور تقوے ہی کی بو آتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے نہایت والہانہ عقیدت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے حضرت مولوی صاحب مکرم کو والہانہ عقیدت تھی جب کبھی حضور ایدہ اللہ تعالے کسی دفتری غلطی پر ناراض ہوتے تو ایسے وقت میں عموماً آپ دفتری اوقات کے بعد بھی دفتر میں تشریف فرما رہتے ایسے مواقع پر آپ اکثر یہ فرمایا کرتے کہ:-

"دیکھو ہم پر اللہ تعالے کا کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے ہمارے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے ایسا مقدس سرپرست اور نگران مقرر کیا ہے۔ جو ہماری ان غلطیوں کو بھی پکڑ لیتا ہے۔ جنہیں ہم اپنی کم فہمی کی وجہ سے صحیح سمجھ رہے ہوتے ہیں اور ان کے مطابق عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالے کے مقرر کردہ اس بابرکت وجود کی نگرانی کی وجہ سے ہم ان غلطیوں کے خطرناک نتائج سے بچ جاتے ہیں"۔

یہ بات خاکسار نے متعدد مرتبہ حضرت مولوی صاحب مکرم کی زبان سے سنی ہے۔

غیر مسلموں کو تبلیغ کا جوش

آپ کے دل میں غیر مسلم قوموں میں تبلیغ اسلام کا بہت جوش تھا۔ آپ کی یہ تڑپ تھی کہ ہندوستان کی ہندو اور سکھ وغیرہ غیر مسلم قومیں جلد سے جلد حلقہ بگوش اسلام ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والی بنیں۔ جو حضور نے غیر مسلم قوموں خصوصاً ہندوؤں اور سکھوں کے اسلام قبول کرنے کے بارہ میں فرمائی ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی تھی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے اچھے سے اچھا اعلےٰ سے اعلےٰ ہندی اور گورمکھی لٹریچر شائع ہو تاکہ زبان کی غیریت کی بناء پر ہندو اور سکھ اسلام ایسی نعمت سے محروم نہ رہیں۔ آپ جتنا عرصہ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ناظر رہے آپ کی اس طرف خاص توجہ رہی آپ کو جہاں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پہلے ناظر بیت المال تھے۔ وہاں آپ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ آپ کے زمانہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے ہندی اور گورمکھی کا معیاری لٹریچر کثرت سے شائع ہوا۔ چنانچہ آپ کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر پیغام صلح کا ہندی اور گورمکھی ترجمہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ جسے ہندوؤں اور سکھوں نے بہت پسند کیا۔ اس کے علاوہ آپ کے زمانہ میں ہی قادیان سے ہندی کا ماہوار رسالہ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے اور گورمکھی ماہوار رسالہ سکھوں میں تبلیغ کے لئے شائع ہوا۔ ان کے زمانہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جتنے بھی گورمکھی میں یا اردو میں سکھوں کے لئے تبلیغی ٹریکٹ یا مضامین شائع ہوئے۔ ان کا بیشتر حصہ آپ کی ہی ہدایات اور نگرانی میں تیار ہوا۔ آپ کا یہ طریق تھا ایک ایک مضمون کو کئی کئی مرتبہ سنتے۔ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا۔ کہ میں اس مضمون میں درج شدہ کوئی شعر سناتا تو آپ اس کے معنے دریافت کرنے کے بعد اس مضمون کی قرآن شریف کی آیت یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر سنا دیتے۔ جسے اس مضمون میں شامل کر دیا جاتا۔

احمدی مبلغین کو نصائح

آپ جب کبھی احمدی مبلغین کو تبلیغی دوروں پر بھجواتے۔ تو انہیں موقع اور محل کے مطابق کچھ نصائح اور ہدایات بھی فرماتے۔ جب مجھے پہلی مرتبہ یو۔ پی اور سی۔ پی کے تبلیغی دورہ پر جانے کا موقع میسر آیا۔ تو آپ نے بہت محبت اور شفقت سے مجھے اپنے پاس بٹھایا۔ اور فرمانے لگے کہ:-

"آپ ایک احمدی مبلغ ہیں اور احمدی مبلغ کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ جہاں بھی جائے احمدیت کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدی بنائے لیکن اگر کسی وجہ سے آپ لوگوں کو احمدی بنانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ تو پھر آپ کا رویہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ لوگ احمدیت کے دوست ضرور بن جائیں۔ آپ کی کسی حرکت سے احمدیت کے دشمن نہ بنیں"۔

حضرت مولوی صاحب مکرم کی یہ نصیحت ہمیشہ میرے کام آتی رہی۔

حضرت مولوی صاحب ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کی زندگی سراپا احمدیت تھی۔ اور جنہوں نے نہ صرف اپنے اقوال سے بلکہ اپنے اعمال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کیا۔ خدا تعالے کے یہ برگزیدہ لوگ ایک ایک کر کے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ اور ایک ایسا خلا پیدا کر رہے ہیں جسے پر کرنے کے لئے احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالے ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور صحیح رنگ میں ان کے جانشین ثابت ہوں۔ آمین ثم آمین

مبارک ہو کہ وہ ابنِ مسیحائے زماں آیا

چمن والو مبارک ہو چمن کا باغباں آیا
ہمارا دستاں آیا ہمارا مہرباں آیا

وہ جس کی منتظر تھی ساری دنیا ایک مدت سے
مبارک ہو کہ وہ ابنِ مسیحائے زماں آیا

وہ ہستی جس کے دم سے شوکتِ اسلام قائم ہے
بصد اندازِ دلداری محبِ انس و جاں آیا

اسیروں کو مبارک ہو کہ ان کا رستگار آیا
کہ وہ روح القدس لے کر پیامِ آسماں آیا

اٹھو خوشیاں مناؤ مصلح موعود آتا ہے
پیامِ زندگی لے کر مرا محمود آتا ہے

(پرویز پرواذی)

درخواست دعا

میں عارضہ گردہ بیمار ہوں۔ جس کی وجہ سے سخت کمزوری ہو گئی ہے دوستانِ سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حافظ محمد افضل کاتب الفضل معرفت محمد داد الرحمٰن غزنی ربوہ۔

قدرت کا ہر نیا انکشاف اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہے

ڈاکٹر وارن ویور پریذیڈنٹ انجمن ترقی سائنس امریکہ کا ایک تازہ مقالہ

(از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے)

حال ہی میں ڈاکٹر وارن ویور صاحب (Dr. W. Weaver) جو راک فیلر فاؤنڈیشن کے نائب صدر اور انجمن ترقی سائنس ریاستہائے امریکہ کے صدر ہیں۔ سائنس کی روز افزوں ترقی اور اس ترقی کے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک ثبوت کے طور پر ثابت ہو جانے پر ایک مبسوط نوٹ رقم فرمایا ہے۔ جو رسالہ "ریڈرس ڈائجسٹ" کے اگست ۱۹۵۵ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"سائنس ہمارے اس عمل کا نام ہے۔ جس کے ذریعے سے ہم اشیائے قدرت پر زیادہ سے زیادہ کنٹرول حاصل کرتے ہیں۔ جب ہمارے تجربے میں کوئی چیز آتی ہے۔ تو ہمارے دل میں بیک وقت دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ "یہ کس طرح سے آئی؟" ــــ اور "یہ کیوں آئی" ــــ "کس طرح" کا لفظ اس چیز کی بناوٹ اور اس کے عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن "کیوں" کا سوال ہمارے ذہن کو اس مقصد کی طرف لے جاتا ہے۔ جو اس چیز کے پیچھے پنہاں ہوتا ہے۔ آپ اگر ان دو سوالوں کو ذرا وسعت دیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ "کس طرح" کے سوال کا جواب سائنس دیتی ہے۔ اور "کیوں" کا جواب مذہب دیتا ہے۔ سائنس کے سامنے ایک وسیع دنیا ہے۔ جس کے اسرار نہاں در نہاں ہیں۔ وہ روز بروز ان کی نقاب کشائی میں مصروف ہے۔ لیکن یہ بالکل واضح بات ہے۔ کہ اگر ہمیں "کس طرح" کا جواب مل بھی جائے۔ تو جب تک "کیوں" کا جواب نہ ملے۔ حقیقی تسلی نہیں ہو سکتی"۔

ڈاکٹر ویور کے الفاظ سے واضح ہے۔ کہ مذہب درحقیقت انسان کے مقصد کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور وہ یہ بتاتا ہے۔ کہ یہ وسیع و عریض دنیا جو ہمارے سامنے ہے۔ اور جس کی قوتوں کو ہم روز افزوں اپنے قابو میں کر رہے ہیں، اپنے پیچھے ایک عظیم الشان مقصد رکھتی ہے۔ لیکن یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سائنس کا طریق عمل تو آسان ہے۔ کیونکہ جس چیز پر سائنس نے عمل کرنا ہے۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مگر مذہب ایک اَن دیکھی چیز کی طرف ہمیں بلا رہا ہے۔ جو بظاہر ہمارے تجربے میں نہیں آتی۔ اس بارے میں ڈاکٹر ویور فرماتے ہیں:۔

"میں یہ کہتا ہوں۔ کہ خود سائنسدان اپنے تجربے ایک اَن دیکھی چیز پر کر رہے ہیں۔ کیا الیکٹرون (Electron) کو کسی نے دیکھا ہے؟ الیکٹرون (Electron) ایک حقیر سے ذرے میں ان لطیف ترین لہروں کا نام ہے۔ جو انتہائی سرعت سے حرکت کرتی ہیں۔ اور جو خاص قسم کے حالات میں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود کوئی سائنسدان الیکٹرون سے نہ صرف انکار نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ یہ جانتا ہے۔ کہ ذرے کا وجود ہی الیکٹرون کی وجہ سے ہے۔ ذرہ ہمیں سامنے نظر آتا ہے۔ مگر اس سامنے نظر آنے والی چیز کا ایک سہارا ہے۔ جو نظر نہیں آتا۔ اور وہ الیکٹرون ہے۔ یہی حال میرے ذہن میں خدا کے "تصور" کا ہے۔"

مگر یہ سوال کہ یہ "تصور" ذہن میں کن بنیادوں پر کھڑا ہے۔ ڈاکٹر ویور اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جس کثرت کے ساتھ سائنسدان الیکٹرون کے وجود کو مانتے ہیں۔ اس سے ہزار گنا زیادہ کثرت کے ساتھ لوگ جب سے انسان پیدا ہوا ہے۔ خدا کے وجود کو مانتے رہے ہیں۔ اگر لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے تصور کے متعلق متضاد خیالات ہیں، تو سائنس کی تھیوریاں ہر دور میں اور تقریباً ہر عمل کی کیفیت کے معاملے میں متضاد یا مختلف رہی ہیں۔ اب بھی جبکہ الیکٹرون کا وجود ثابت ہے، بعض سائنسدان انہیں لہریں سمجھتے ہیں۔ اور بعض ذرے کے اندر باریک ترین ذرے۔ مگر اس کے باوجود الیکٹرون پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں۔ اسی طرح اگر ہمارے خیالات و تصورات "خدا" کے بارے میں مبہم ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہستی پر بھی اس کا کوئی اثر نہیں"۔

پھر سب سے زیادہ قابل غور چیز تجربہ ہے۔ تجربہ سائنس کی بنیاد ہے۔ اس کا عمل ہے۔ بلکہ خود اس کی صداقت کو پرکھنے کا ایک بہت بڑا معیار ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی سائنٹیفک اصول تجربہ کی کسوٹی پر صحیح نہیں اترتا۔ تو ہم اس کو سائنٹیفک حیثیت دے ہی نہیں سکتے۔ لیکن اگر یہی تجربہ ہمیں خدا تعالیٰ کے متعلق بعض نازک ترین شواہد روحانی رنگ میں عطا کرتا ہے۔ تو ہم اس کا انکار کیونکر کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ویور لکھتے ہیں:۔

"جب میں مشکلات اور پریشانیوں کے ہجوم میں گھرا ہوا اپنی نظریں ادھر ادھر دوڑاتا ہوں۔ کبھی بچپن کی حسین یادوں میں کھو جاتا ہوں۔ کبھی آنکھوں کے سامنے اپنے دوستوں کے شگفتہ چہرے لاتا ہوں۔ میرے دل میں کوئی الجھن سی ہوتی ہے۔ اور ایک عجیب سی کشمکش۔ تو میں دفعتاً محسوس کرتا ہوں۔ کہ کوئی ہلکی سی روشنی کسی طرف سے تسکین بن کر میرے دل پر نازل ہوتی ہے۔ میں پکار اٹھتا ہوں۔ کہ یہ میرے "محافظ باپ" کی تجلی ہے۔ یا پھر یہ اس کی آواز ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا ہر زمانے میں ہر ملک کے سینکڑوں لوگوں پر اپنی تجلی ظاہر کرتا رہا ہے۔ اور کرتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہر نیا انکشاف جو سائنس ہمارے سامنے لاتی ہے۔ اس عظیم الشان نظام کے سمجھنے کے لئے رستہ کھولتا جاتا ہے۔ جو ہماری آنکھوں کے پیچھے ہے۔ ...... میں تو بائبل کو بھی مانتا ہوں۔ باوجود اس حقیقت کے کہ اس میں انسانی لغزشیں ہیں..... آخر لغزشیں کیوں نہ ہوں۔ جب کمزور انسان خدا کے الہامات کو اپنے دامن میں سمیٹتے ہیں تو کہیں نہ کہیں بشری کمزوریاں بھی ظاہر ہو ہی جاتی ہیں..... "

کس قدر خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ڈاکٹر ویور نے اپنی فطرت کے اس عظیم الشان جذبے کو ظاہر کیا ہے۔ جس کی طرف اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پہلے اشارہ کیا تھا۔ یہ مضمون درحقیقت غمازی کرتا ہے ان تشنہ روحوں کی۔ جو مشرق و مغرب کے کونے کونے میں خدا کی بیّن تجلّی دیکھنے کی شائق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں ان تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں اسلام کی روشنی سے منور کرے۔

افتخارِ روزگار آید ہمی

کامران و کامگار آید ہمی — افتخارِ روزگار آید ہمی
ہر ظفر، ہر کامرانی را کلید — اے اسیراں! رستگار آید ہمی
خیز کاں تاریکیٔ شب دور شد — آفتابِ تابدار آید ہمی
زود باشد دور ایں بدخوئیہا — نافۂ مشکِ تتار آید ہمی
اے کہ بے مایہ و مفلس ماندۂ — خوش بشو کو سیم بار آید ہمی
مژدہ اے ویراں گشتہ بوستاں — با ہمہ رونق بہار آید ہمی

دینِ احمد را معین و ہم نصیر
مصطفیٰ را شہسوار آید ہمی

(نصیر احمد لیبارٹری اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

خدام الاحمدیہ کے مالی سال شروع ہونے سے قبل مجالس نے جو بجٹ آمد تیار کر کے بھجوایا تھا۔ اس کے مطابق مجلس شوریٰ نے بجٹ آمد و خرچ منظور کیا تھا۔ اس وقت مجموعی حال یہ ہے۔ کہ بجٹ آمد کے مقابلے میں جو اخراجات رکھے گئے تھے وہ پورے کے پورے ہو رہے ہیں۔ مگر خرچ کے مقابلہ پر بجٹ آمد میں ۳۵ فی صدی کی کمی ہے۔ حالانکہ بجٹ آمد کے مطابق اخراجات سو فی صدی ہوتے ہیں۔ لہٰذا جملہ مجالس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ انہوں نے جو وعدہ بجٹ تشخیص کرتے وقت کیا تھا۔ اسے سو فی صدی پورا کریں۔ ورنہ مرکز کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو جائیگی۔ جوں جوں آمد ہوتی رہے۔ ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت فار ومن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایئر کا داخلہ شروع ہے جو ۲۶ ستمبر ۱۹۵۵ء تک جاری رہے گا۔ داخلے کے فارم معہ میٹرک و ڈویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کے ۲۶ ستمبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ انٹرویو ۲۸ اور ۲۹ ستمبر کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے صبح تک ہوگا۔

جامعہ نصرت میں مستحق طالبات کو وظائف اور فیس کی رعایت دی جاتی ہے۔ اور پنجاب کے تمام گرلز کالج کی نسبت یہاں کی فیس بہت کم ہے۔ جامعہ نصرت ہوسٹل کی بلڈنگ کالج کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے۔ ہوسٹل اور کالج میں پردے کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جولائی کو "ہیگ" میں جامعہ نصرت کے متعلق فرمایا:۔

"ابھی مجھے ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ امسال یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج صرف ۲۲ فیصدی نکلے لیکن ہمارے ربوہ کی لڑکیوں کے کالج (جامعہ نصرت) کا نتیجہ ترسٹھ فیصدی رہا۔ اور ان پاس ہونے والی طالبات میں اکثر وہ ہیں جن کی فیس میں ہر ماہ خود ادا کرتا تھا۔ وہ کالج کی فیس مہیا نہیں کر سکتی تھیں۔ لیکن ہم نے ان کے اخراجات کو برداشت کیا اور اس طرح عورتوں کی تعلیم کو ترقی دی۔

لوگ کہتے ہیں کہ کوئی قوم پردہ میں ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن ہماری طرف دیکھو کہ ہماری بچیوں کو جو عورتیں پڑھاتی ہیں وہ بھی پردہ کی پابند ہیں ...... اور لڑکیاں بھی پردہ میں رہتی ہیں۔ اگر ضرورت کے موقع پر کالج میں بعض مرد تعلیم پر لگائے جاتے ہیں تو وہ بھی پردے کے پیچھے بیٹھ کر پڑھاتے ہیں اور لڑکیاں بھی پردے میں ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یونیورسٹی کے ۲۲ فیصدی نتیجہ کے مقابلہ میں ان کا نتیجہ ترسٹھ ۶۳ فیصدی ہے!"

جامعہ نصرت کے نتائج مشکلات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال یونیورسٹی کی اوسط سے کہیں بڑھ کر رہتے ہیں۔ اس برس دو مزید لیڈی لیکچررز کا بھی اضافہ ہوا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کرائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ (ضلع جھنگ)

ملک مہر محمد صاحب مرحوم آف نوشہرہ ککے زئیاں

میرے والد محترم ملک مہر محمد صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ۱۲ ستمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ نعش بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچائی گئی۔ بعد نماز عصر حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور نعش کو کندھا دیا۔ اہالیان ربوہ نے جس محبت اور خلوص کا ثبوت دیا اس کا میں نہایت ہی ممنون ہوں۔

مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ایک مشہور اور معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ نہایت مخلص اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص محبت تھی۔ مرحوم نہایت نیک بخت، راست باز، متقی اور مہمان نواز بزرگ تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

ملک عبد العظیم ٹھیکیدار۔ لاہور

لاپتہ لڑکا

بندہ کا لڑکا محمد احمد منیر متعلم ہائی سکول چند دنوں سے لاپتہ ہے۔ سرگودھا اور جھنگ کی جماعتوں کے جس دوست کو اس کا پتہ ملے بندہ کو اطلاع کر دیں۔ اگر کوئی دوست لے آئے تو اس کا خرچ بھی بندہ ادا کر دے گا۔ لڑکے بسطور محمد احمد منیر خود پڑھے تو خود گھر واپس آجائے۔ مستری غلام نبی احمدی ماڈرن جنگی سرگودھا روڈ نزد جامعہ حنفیہ سکول چنیوٹ خاص

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلے

علمی مقابلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔ (۱) حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) عام دینی معلومات (۶) تقریری مقابلہ (۷) مضمون نویسی کا مقابلہ۔

ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے تین معیار ہوں گے (۱) بی اے (۲) مولوی فاضل (۳) متوسط۔

تقریری مقابلوں کے عنوان

۱۔ خدمت خلق
۲۔ برکات خلافت
۳۔ رحمۃ للعالمین
۴۔ مصلح موعود
۵۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض
۶۔ اچھا شہری

تحریری مقابلوں کے عنوان

(۱) اسلامی معاشرہ (۲) پردہ (۳) خدام الاحمدیہ کی بہبودی کی تجاویز۔ (۴) حقیقی اخلاق کی بنیاد مذہب ہے (۵) انیسویں صدی میں مسلمانوں کی سیاست کے زوال کے اسباب (۶) موجودہ حالات میں تبلیغ کے مؤثر ذرائع

خدام ان کی تیاری کریں۔ اجتماع سے قبل اپنے اپنے ضلع کی مجالس کے درمیان تقریری اور تحریری مضامین کے مقابلے کریں۔ ہر ضلع میں سے صرف ایک خادم لیا جائے گا۔ ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک نام مرکز میں آجانے ضروری ہیں۔

ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع ۵۵ء کے موقعہ پر مندرجہ ذیل اجتماعی اور انفرادی ورزشی مقابلے ہوں گے (۱) اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ ہیرو ڈبہ وغیرہ۔ (۲) انفرادی مقابلے:۔ دوڑیں ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ کراس کنٹری۔ لمبی اور اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ مشاہدہ و معائنہ۔ (۳) ذہانت کا پرچہ

قواعد حسب ذیل ہوں گے

(۱) کھیلوں میں صرف وہ خدام حصہ لے سکیں گے جو باقاعدہ اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(۲) جس مجلس کی ٹیم مقابلہ میں حصہ لے رہی ہو اس مجلس کا کوئی کھلاڑی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔

(۳) جن مجالس سے کوئی ٹیم مقابلہ جات میں حصہ نہ لے رہی ہو ان کے کھلاڑی منتظم صاحب ورزشی مقابلوں کی تحریری اجازت سے دوسری مجالس کی ٹیموں میں شامل ہو کر کھیلنے کے مجاز ہوں گے سوائے قادیان کے کھلاڑیوں کے جن کو ربوہ کی ٹیموں میں شامل ہونا ہوگا۔ اگر ان کو ضرورت نہ ہو تو دوسری مجالس کی ٹیموں میں شمولیت کی اجازت ہوگی مگر اس کا فیصلہ قائدین متعلقہ کو اجتماع سے قبل کرنا ہوگا۔ جس کی اطلاع مرکزی دفتر میں آنی ضروری ہے۔

(۴) سوائے ربوہ کی مجلس کے کسی مجلس کو کسی ایک مقابلہ میں ایک سے زیادہ ٹیمیں بھجوانے کی اجازت نہ ہوگی۔ صرف مجلس ربوہ فٹ بال۔ والی بال اور ہیرو ڈبہ میں دو ٹیمیں بھجوا سکے گی۔

(۵) میچوں کے [illegible] ہونے کی صورت میں فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔

ان مقابلوں (انفرادی اور اجتماعی) میں شامل ہونے والے خدام کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو سوائے نائب صدر صاحب کی خاص اجازت کے کسی مقابلے میں شامل نہ کیا جائے گا۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) گذارش ہے کہ خاکسار بیمار ہے اور خاکسار کا بھائی بھی کئی دن سے بیمار اور کمزور ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ چودھری محمد اسمٰعیل اختر ربوہ

(۲) میری والدہ محترمہ کو عرصہ سے آنکھوں کی تکلیف ہے اب اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت والدہ محترمہ کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ زبیدہ حبیبی دختر اے۔ ڈی۔ حبیب راولپنڈی

(۳) شیخ فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال شیخوپورہ بوجہ بخار تکلیف میں ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ

(۴) میری بچی امۃ المتین شاہدہ معاذہ خفیف بخار سے بیمار ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین (اہلیہ مولوی محمد شفیق صاحب دار الصدر غربی ربوہ)

(۵) محترمہ والدہ صاحبہ کو اپینڈے سائیٹس ہے لیکن اپریشن کے شفا ہو رہی ہے تاہم ابھی وہ ہسپتال میں داخل ہیں احباب دعا خاص دعا کریں انہیں جلد شفا بخشے۔ (سردار رحمت اللہ ربوہ)

(۶) خاکسار کی اہلیہ بیمار ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت و عافیت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اقبال محمد خاں لاہور)

دنیا کی کوئی طاقت ایران کو اپنی حفاظت میں طاقت مستحکم کرنے سے نہیں روک سکتی

وزیر خارجہ ایران کا اعلان۔ سفیر ترکی کا دورۂ ایران

طہران ۲۱ ستمبر۔ ایران کے وزیر خارجہ عینی اعلیٰ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت حکومت ایران کو امکانی جارحانہ حملے سے بچاؤ کے پیش نظر اپنی دفاعی قوت مستحکم کرنے سے نہیں روک سکتی۔

انہوں نے کہا کہ ایران کو حق حاصل ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنی دوست طاقتوں کے ساتھ ملکی دفاع مضبوط کرنے کے لئے تعاون کرے۔ اور ہر قسم کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے ایرانی فوجوں کو مضبوط کرے۔ یاد رہے کہ آج کل صدر ترکی کا خاص سفیر ایران میں ایران کے دفاع کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آیا ہوا ہے۔

مصری فوجیوں کو پیچھے ہٹ آنے کا حکم

قاہرہ ۲۱ ستمبر۔ مصر نے غازہ کے سرحدی علاقہ میں مقیم مصری فوجیوں کو حد متارکہ سے پانچ سو گز پیچھے ہٹ آنے کی ہدایت کی ہے یہ اقدام فلسطین کے عارضی صلح کمیشن کے نگران جنرل برنز کی اس تجویز کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ کہ غازہ کے سرحدی علاقہ میں ایک غیر جانبدار علاقہ قائم کیا ئے۔

جاپان سے امریکی فوج چلی جائیگی

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ جاپان کے وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ جب جاپانی فوج کی تعداد ایک لاکھ ۷۰ ہزار ہو جائے گی۔ تو امریکی فوج جاپان سے واپس چلی جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ جاپانی فوج کی یہ تعداد ۱۹۵۸ء میں تیار ہوگی

پاکستان کا صنعتی میلہ

صدر آئزن ہاور کا پیغام

کراچی ۲۱ ستمبر۔ صدر آئزن ہاور نے پاکستان کے بین الاقوامی صنعتی میلے کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے "میں غیر ممالک میں اپنے دوستوں سے ایک بار پھر کہتا ہوں کہ امریکہ دنیا کے لوگوں کی پائدار امن اور بہتر زندگی کی شدید خواہش میں برابر کا شریک ہے۔" صدر آئزن ہاور کا یہ پیغام امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ ہوور کی ریکارڈ شدہ بیان میں شامل تھا جو میلے کے افتتاح کے موقع پر نشر کیا گیا تھا۔

بارشوں سے دو لاکھ مکانوں کا نقصان

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ مشرقی یو پی اور بہار کی اطلاعات کے مطابق گذشتہ چھ روز کی شدید بارشوں سے پٹنہ اور گھورکھپور کے علاقوں میں زبردست سیلاب آگیا ہے۔ جس سے قریباً دو لاکھ مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ صوبہ بہار کے ضلع چمپارام کے علاقہ میں قریباً ۵۰ ہزار افراد بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اس سیلاب سے خریف کی کھڑی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ فصلوں کے نقصان کا اندازہ کئی کروڑ روپے بتایا جاتا ہے۔ پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کے لئے کشتیوں کے علاوہ کوئی ذریعہ آمد و رفت باقی نہیں رہا۔

روس اور مشرقی جرمنی کا معاہدہ

ماسکو ۲۱ ستمبر۔ روس اور مشرقی جرمنی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت رسمی طور پر مشرقی جرمنی کی خود مختاری بحال کر دی جائے گی لیکن معاہدہ کے مطابق روس کی فوجیں دفاعی مقاصد کے لئے مشرقی جرمنی میں ہی مقیم رہیں گی

ترکی کے چار اخبارات کی اشاعت بند

استنبول ۲۱ ستمبر۔ حکومت ترکیہ نے مارشل لاء کے تحت چار اخبارات کی اشاعت مختلف میعاد کے لئے بند کر دی ہے۔ ترکی کا سب سے زیادہ چھپنے والے روزنامہ "حریت" اور ڈیموکریٹک پارٹی کے اخبار "ترکان" کی اشاعت پندرہ روز کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ دوسرے دو اخبارات کی اشاعت پر غیر معینہ عرصہ کے لئے پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ اقدام اپوزیشن اخبار "استنبول" میں ایک مضمون کی اشاعت کے سلسلہ میں کیا گیا ہے جس میں گرینڈ اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مارشل لاء کے نفاذ پر غور کرے۔

سیلاب سے ۲۳ کروڑ کا نقصان

ڈھاکہ ۲۱ ستمبر۔ سیلاب زدہ علاقوں کے ڈپٹی کمشنروں کی رپورٹ کے مطابق اس سال سیلاب سے علاقوں میں ۲۳ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے

پاکستان کی طرف سے کولمبو منصوبہ کی میعاد میں توسیع کا مطالبہ کیا جائیگا

رنگون ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کولمبو منصوبہ کی میعاد میں توسیع اور دیگر امور پر غور و خوض کرنے کے لئے شریک ممالک کے نمائندوں کا اجلاس عنقریب سنگاپور میں ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت پاکستان منصوبے کی میعاد میں پانچ یا چھ سال کی توسیع کا مطالبہ کرے گی۔

یاد رہے کہ کولمبو منصوبے کی موجودہ میعاد ۱۹۵۷ء میں ختم ہو جائے گی۔

کولمبو منصوبہ کے تحت آسٹریلیا کی طرف سے پاکستان کو ساٹھ ہزار پونڈ کی امداد ملی ہے۔ یہ رقم ملک کی ثقافتی سرگرمیوں پر خرچ کی جائے گی۔

لیبر پارٹی کی قیادت کا مسئلہ

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ اپوزیشن کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے چند روز قبل ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ میں ریٹائر ہونے کو تیار ہوں "نیوز کرانیکل" کے سیاسی وقائع نگار کا کہنا ہے کہ اس سے لیبر پارٹی میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے لیبر ارکان یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آیا مسٹر اٹیلی نے جان بوجھ کر یہ شوشہ چھوڑا ہے۔ تاہم مسٹر اٹیلی نے بڑی احتیاط کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر پارٹی کو میری خدمات کی ضرورت ہے تو میں خواہ مخواہ استعفا نہیں دوں گا۔ آپ نے ایک اور بیان میں کہا ہے کہ لیبر پارٹی کو اندرونی جدید کے تربیت یافتہ شخص کو لیڈر بنانا چاہیئے۔ اس بیان سے لیبر ارکان کو یقین ہو گیا ہے کہ مسٹر اٹیلی ڈپٹی لیڈر مسٹر ہربرٹ موریسن کو قیادت سونپنے کے حق میں نہیں ہیں۔

قبرص میں مارشل لاء کا امکان

ایک لاکھ پونڈ کے نقصان کا اندازہ

نکوسیا ۲۲ ستمبر قبرص میں پرسوں جو ہنگامہ ہوا تھا اور اس میں برطانی ڈسٹی ٹیوٹ کو لوٹ لیا گیا تھا اور برطانی جھنڈا پرزے پرزے کر دیا گیا تھا۔ اس ضمن میں نقصان کا اندازہ ایک لاکھ پونڈ لگایا گیا ہے۔ اب خیال کیا جاتا ہے کہ جزیرہ قبرص میں مارشل لاء لگا دیا جائے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ دو یونانی نسل ارکان حکومت نے استعفا دے دیا ہے۔

پاکستان اور مصر کی بات چیت

قاہرہ ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے قاہرہ میں مقیم پاکستانی سفیر مسٹر افضل علی کے ساتھ مراکش اور الجزائر کے مسئلہ پر حکومت پاکستان کے موقف کے متعلق بات چیت شروع کر دی ہے۔ یہ بات چیت اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ہونے والے اجلاس کے پیش نظر کی جا رہی ہے۔

اقوام متحدہ کی وساطت سے پاکستان نے روس سے فنی امداد حاصل کرنے کی درخواست کر دی

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان اور لنکا ان متعدد ممالک میں شامل ہیں۔ جنہوں نے روس کے اس فنی امدادی پروگرام کے تحت امداد حاصل کرنے کی درخواست دی ہے۔ جو روس کی طرف سے اقوام متحدہ کو پیش کی گئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان ملکوں کو کس قسم کی امداد درکار ہے۔ لیکن واضح کیا گیا ہے کہ زیادہ تر دارومدار حال ہی میں روس کا دورہ کرنے والے بھارتی ٹیکنیکل افسروں کی رپورٹ پر ہوگا۔

چھ حصص پر مشتمل یہ رپورٹ اس ماہ کے آخر تک اقوام متحدہ کے فنی امداد کے بورڈ کے روبرو پیش کر دی جائے گی۔

روس نے ۴۰ لاکھ روبل کی شرح سے گزشتہ تین برسوں میں بورڈ کو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روبل کی جو رقم ادا کی ہے وہ ۱۹۵۶ء کے دوران میں بورڈ کے پروگرام پر صرف ہوگی۔

مسز روزویلٹ کو روس آنے کی دعوت

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ مسز روزویلٹ نے انکشاف کیا کہ انہیں روس کی سیاحت کا دعوت نامہ ملا ہے آپ ابھی ابھی ایک طیارہ میں لنڈن سے نیویارک پہنچیں۔ حسن اتفاق سے اسی ہوائی جہاز میں وزیر خارجہ روس ایم مولوٹوف شریک سفر تھے۔ تو دوران سفر میں انہوں نے مسز روزویلٹ کو روس آنے کی دعوت دی۔

مسز روزویلٹ نے بتایا کہ اس دعوت نامہ میں مجھے اجازت ہے کہ میں جب چاہوں روس جا سکتی ہوں اور جس کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہوں لے جا سکتی ہوں۔

امریکہ اور چین میں مفاہمت

جنیوا ۲۲ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے۔ جس سے جنیوا کے اجلاس میں امریکی سیاحوں اور چین سے تجارت پر مغربی طاقتوں کی پابندی کے متعلق بات چیت ہو سکے گی۔

ڈیرہ غازی خاں کے سیلاب زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کی قابلِ تحسین امدادی مساعی

غلہ چاول گڑ کپڑا اور دیگر ضروری اشیاء مہیا کرنے کے علاوہ سیلاب زدگان کو مکانات کی تعمیر کے لئے ۲۸۰ مرلہ کا قطعہ زمین بھی مفت دیا گیا

ڈیرہ غازیخاں (بذریعہ ڈاک) جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخاں کو سیلاب زدہ علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلوق خدا کی خدمت کرنے کی جو سعادت نصیب ہوئی اور جس محنت جانفشانی اور خلوص کے ساتھ انہوں نے یہ فریضہ ادا کیا۔ اس کے متعلق مکرم مولوی عبدالواحد خاں صاحب انچارج کیمپ برائے سیلاب زدگان بستی مندرانی نے دوسری رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

شہر میں امدادی کام کی نوعیت اور کیفیت بدل گئی تو بمشورہ امیر صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اس امدادی کام کو دیہات میں شروع کیا جائے۔ انہیں دنوں ہمیں اطلاع ملی کہ ڈیرہ غازیخاں سے ساٹھ میل دور شمال مغرب کی طرف دامن کوہ میں درہ سنگھڑ کے جنوب مشرقی کنارے بستی مندرانی پر سیلاب کا زیادہ حملہ ہوا ہے۔

چنانچہ فوری طور پر ۱۲ اگست کو دو خدام ناصر احمد ظفر متعلم مولوی فاضل۔ غلام مصطفیٰ اور ان پر ایک نگران مولوی عبدالواحد خاں کو ان سیلاب زدگان کی امداد کیلئے بستی مندرانی روانہ کیا گیا۔ اس دن سارا دن بارش برستی رہی۔ انہوں نے بارش میں بھیگتے کچھ پیدل اور کچھ اونٹ پر ۱۳ میل کا فیصلہ طے کرنے کے بعد رات کو قیام کیا۔ راستے میں پہاڑی نالے بھی بڑے زور شور سے بہہ رہے تھے۔ جو تھے روز منزل مقصود پر پہنچے۔ وہاں جاکر جو کچھ آنکھوں نے ان مصیبت زدوں کی حالت زار دیکھی وہ بیان سے باہر ہے۔ ان کے مکانات چونکہ خاک ہو چکے تھے۔ کیونکہ وہ جگہ جہاں بستی آباد تھی۔ بڑی گہری اور تیز رو ندی کا طاس بن چکی تھی

ایسے دردناک حالات میں جو کچھ اس غریب جماعت نے محض لوجہ اللہ مخلوقِ خدا کی ہمدردی کے جذبہ سے پُر ہو کر کیا وہ درج ذیل ہے

مجموعی طور پر ان لوگوں میں ستر روپے نقد تقسیم کئے گئے نیز پانچ من آٹا گندم۔ ستر گز کپڑا، دس من غلہ جوار، آدھ من دال، آدھ من گڑ کے علاوہ ۲۸۰ مرلے زمین ایک مقامی احمدی غلام حسن خاں نے مصیبت زدہ لوگوں کو مفت دی یہ زمین ایک محفوظ جگہ پر ہے اور کم سے کم قیمت بھی اس کی سات ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے اس طرح قریباً اڑھائی صد افراد کو امداد دی جاسکی۔

سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہاں کے مقامی احمدی احباب نے بھی جو خود سیلاب کی آفت میں مبتلا تھے دوسروں کی مدد کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ غلام حسن خانصاحب احمدی نے جن کا گھر بار خود سیلاب کی نذر ہو چکا ہے مصیبت زدگان کو مکانات بنانے کے لئے ۲۸۰ مرلے زمین مفت دے کر قربانی اور ہمدردیٔ خلق کی ایک مثال قائم کی جس کا چرچا وہاں کے بچے بچے کی زبان پر ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح غلام محمد خاں پریذیڈنٹ نے تین من غلہ گندم اور منظور احمد خاں سیکرٹری جماعت نے سات من غلہ جوار سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کیا۔ چاہ اسماعیلوالہ کی جماعت ۷۰ روپے پریذیڈنٹ حاجی ریحان خان اور قائد خدام الاحمدیہ

لعل خاں کی زیر نگرانی ۴۰ گز لمبے چوڑے اور تین فٹ گہرے پانی میں مٹی ڈال کر اہل دیہہ کے لئے راستہ بنایا جس سے عورتوں اور بچوں کو ایک بڑی تکلیف سے نجات مل گئی۔ جنوبی حلقہ کی جماعتوں کی دیکھ بھال کے لئے خدام الاحمدیہ میں سے دولت خاں کو روانہ کیا گیا۔ جنہوں نے نصف میل تک خطرناک پانی کو عبور کیا اور اپنے ساتھ ایک اور جماعت لے کر ایک گاؤں میں آٹا کپڑا، پیاز چنے تقسیم کئے۔

ایک بستی کے اردگرد ہمارے یہ خادم تین گھنٹہ تک سر پر ٹوکریاں ڈھو ڈھو کر بند باندھتے رہے۔ جس کا مقامی لوگوں نے بے حد شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مخلوق کی سچی خدمت کرنے کی توفیق بخشتا رہے کہ یہی انسانیت کا معراج ہے

(خاکسار عبدالواحد خاں احمدی مبلغ انچارج کیمپ برائے سیلاب زدگان بستی مندرانی)

تجارتی نرخ - لاہور مارکیٹ

گڑ ۳۰/۰ تا ۳۴/۰ شکر ۲۶/۰ تا ۳۰/۰ - چینی دیسی ۴۴/۰ تا ۵۰/۰ - تیل توریہ ۴۵/۰ تا ۴۹/۰ - تیل بنولہ ۵۶/۰ - تیل ناریل ۱۲۰/۰ - تیل تل ۶۷/۰ تا ۷۰/۰ سرخ مرچ ۱۵/۰ تا ۴۰/۰ - کالی مرچ ۵۲۰/۰ - الائچی ڈوڈہ ۳۷۰/۰ لونگ ۵۲۵/۰ - الائچی خورد ۶۲/۰ فی سیر - ہلدی ۹۵/۰ تا ۲۱۵/۰ - نمک ۴/۸ دیسی گھی ۱۷۰/۰ تا ۱۷۷/۰ تا ۱۸۰/۰ - بناسپتی گھی ۳۹/۰ تا ۴۰/۰ - ماش سیاہ ثابت ۱۹/۰ تا ۲۰/۰ تا ۲۱/۰ - مونگ ثابت ۱۳/۸ تا ۱۴/۰ - مسور ثابت ۹/۰ تا ۱۵/۰ دال ۱۳/۸ - چنے ۸/۸ کابلی چنے ۱۱/۰ تا ۱۳/۰ گندم ۱۰/۸ تا ۱۱/۰ - آٹا ۱۱/۴ صراف سونا ۹۹/۸ تا ۱۰۰/۰ - پونڈ ۶۵/۰ چاندی ٹکسالی ۱۴۳/۸ - چاندی ۱۵۳/۰ تا ۱۶۰/۰

ہندو ۲۵ ہزار روپے کا سونا نکال کر لے گئے

جونڈہ ۲۲ ستمبر۔ یہاں سے چرانجی داس - گوپال کرشن - گوپال بہاری لعل پولیس کو ہمراہ لے کر پہنچے اور اپنے مکان کی کوٹھڑی سے سونا اور زیورات کا دفینہ نکال کر لے گئے۔ جن کا وزن ۲۵۰ تولے تھا۔ مالیت ۲۵ ہزار روپے بتائی جاتی ہے۔

گولڈ کوسٹ میں آئینی اصلاحات

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ سر فریڈرک بورن جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۰ء تک مشرقی بنگال کے گورنر رہ چکے ہیں اب بطور مشیر گولڈ کوسٹ جا رہے ہیں۔ تاکہ وہاں کی حکومت دوسری تمام جماعتوں اور منتخبہ اداروں کو ان دستوری مسائل پر مشورہ دے سکیں جو علاقائی تفویض اختیارات کے بعد پیدا ہوں گے

گولڈ کوسٹ حکومت کی استدعا پر وزیر آبادیات نے یہ انتظام کیا ہے۔